حج توحید اور امن وامان

تحریر: فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر سعد بن ناصر الشثری حفظہ اللہ

حمد و ثناء کے بعد: اے مؤمنو! شریعت پر عمل کرتے ہوئے اور نافرمانیوں سے بچتے ہوئے تقویٰ اپنائے رکھو، تاکہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کا ساتھ نصیب ہو سکے۔ فرمان الٰہی ہے: ''پرہیزگار لوگ اللہ کو پسند ہیں۔'' [آل عمران] اسی طرح فرمایا ''جان رکھو کہ اللہ انہی لوگوں کے ساتھ ہے جو اس کی حدود سے تجاوز نہیں کرتے۔'' [البقرۃ] اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تمہاری دنیا اور آخرت سنور جائے گی۔ فرمان الٰہی ہے: ''متقی لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ سلامتی کے ساتھ بے خوف و خطر ان میں داخل ہو جاؤ۔'' [الحجر] اسی طرح فرمایا ''جو کوئی اللہ سے ڈرتے ہوئے کام کرے گا اللہ اس کیلئے مشکلات سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے گا اور اسے ایسے ذریعے سے رزق دے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہو۔'' [الطلاق]

توحید تقویٰ کا عظیم ترین حصہ ہے اور یہی احکام الٰہی میں عظیم ترین حکم ہے۔ عبادت کی ہر شکل اور ہر قسم اللہ تعالیٰ کیلئے خاص کیجیے۔ سجدہ بھی اللہ کے سوا کسی کیلئے نہ کیجیے، کسی سے دعا نہ کیجیے: فرمانِ الٰہی ہے ''پس تم اپنے رب ہی کیلئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔'' [الکوثر] اسی طرح فرمایا ''اور یہ کہ مسجدیں اللہ کیلئے ہیں لہٰذا ان میں اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔'' [الجن]

توحید ہی تمام انبیا کا دین ہے۔ توحید سیدنا نوح، سیدنا ابراہیم، سیدنا موسیٰ، سیدنا عیسیٰ علیہم السلام اور ہمارے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین ہے۔ فرمان الٰہی ہے: ''ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیج دیا اس کے ذریعہ سے سب کو خبردار کر دیا کہ اللہ کی بندگی کرو اور طاغوت کی بندگی سے بچو۔ اس کے بعد ان میں سے کسی کو اللہ نے ہدایت بخشی اور کسی پر ضلالت مسلط ہو گئی، پھر ذرا زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہو چکا ہے۔'' [النحل] اسی طرح فرمایا: ''ہم نے تم سے پہلے جو رسول بھی بھیجا اس کو یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی اللہ نہیں، پس تم لوگ میری ہی بندگی کرو۔'' [الانبیاء] ''لا الہ الا اللہ'' کا معنی بھی یہی ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے۔ اللہ کے سوا کوئی چیز عبادت کے لائق نہیں۔ فرمان الٰہی ہے: ''یہ ہے اللہ تمہارا رب، کوئی معبود اس کے سوا نہیں، ہر چیز کا خالق، لہٰذا تم اسی کی بندگی کرو اور وہ ہر چیز کا کفیل ہے۔'' [الانبیاء]

”لا الہ الا اللہ“ کی گواہی کے ساتھ کامیابی اور نجات پانے کیلئے ایک اور گواہی دینا بھی لازمی ہے اور وہ حضرت محمد ﷺ کو اللہ کا رسول ماننے کی گواہی ہے۔ وہ یہ گواہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو لوگوں کی ہدایت کیلئے مبعوث فرمایا اور آپ ﷺ پر وحی نازل فرمائی ہے۔ اس گواہی کا تقاضا ہے کہ آپ ﷺ کے فرامین کی سچائی تسلیم کی جائے، آپ ﷺ کا حکم مانا جائے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت آپ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق کی جائے۔ فرمان الٰہی ہے: ”قسم ہے تارے کی جبکہ وہ غروب ہوا تمہارا رفیق نہ بھٹکا اور نہ بہکا ہے۔ وہ اپنی خواہش نفس سے نہیں بولتا۔ یہ تو ایک وحی ہے جو اُس پر نازل کی جاتی ہے۔ اُسے زبردست قوت والے نے تعلیم دی ہے۔“ [النجم]

لوگو! ایمان ہی نجات کا راستہ اور جنت کی شاہراہ ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے: ”اب جو لوگ اللہ کی بات مان لیں گے اور اس کی پناہ ڈھونڈیں گے ان کو اللہ اپنی رحمت اور اپنے فضل و کرم کے دامن میں لے لے گا اور اپنی طرف آنے کا سیدھا راستہ ان کو دکھا دے گا۔“ [النساء]

نبی کریم ﷺ نے ایمان کے ارکان بیان کرتے ہوئے فرمایا ”ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اللہ کے فرشتوں پر، اللہ کی کتابوں پر، اللہ کے رسولوں پر، قیامت کے دن پر اور بھلی اور بُری تقدیر کو تسلیم کرلو۔“ فرمانِ الٰہی ہے: ”نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ کو، یوم آخر اور ملائکہ کو اور اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب اور اس کے پیغمبروں کو دل سے مانے۔“ [البقرۃ] اسی طرح فرمایا: ”اس (مسجد حرام) میں جو بھی راستے سے ہٹ کر ظلم کا طریقہ اختیار کرے گا اسے ہم دردناک عذاب کا مزا چکھائیں گے۔“ [النساء] رسول اللہ ﷺ نے ارکان اسلام بھی واضح فرمائے۔ فرمایا: ”اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز ادا کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر حج کی قدرت ہو تو بیت اللہ کا حج کرو۔“

اللہ کے بندو! نماز دین کا ستون اور بندے کا اللہ کے ساتھ رابطہ ہے۔ حدیث میں آتا ہے: ”جب تم نماز میں ہوتے ہو تو حقیقت میں تم اللہ سے ہم کلام ہو رہے ہوتے ہو۔“ فرمانِ الٰہی ہے: ”صبر اور نماز سے مدد لو، بیشک نماز ایک سخت مشکل کام ہے۔“ [البقرۃ] اسی طرح فرمایا ”اپنی نمازوں کی نگہداشت رکھو، خصوصاً ایسی نماز کی جو محاسن صلوٰۃ کی جامع ہو، اللہ کے آگے اس طرح کھڑے ہو جیسے فرماں بردار غلام کھڑے ہوتے ہیں۔“ [البقرۃ] اسی طرح فرمایا: ”اور دیکھو، نماز قائم کرو دن کے دونوں سروں پر اور کچھ رات گزرنے پر، درحقیقت نیکیاں برائیوں کو دُور کر دیتی ہیں، یہ ایک یاد دہانی ہے ان لوگوں کیلئے جو اللہ کو یاد رکھنے والے ہیں۔“

قرآن کریم میں نماز کے ساتھ ہی زکوٰۃ کا بھی حکم ہے۔ مال میں سے ایک مقررہ حصے کو اللہ کی راہ میں نکالنا زکوٰۃ کہلاتا ہے۔ اس سے دینے والے کا نفس پاکیزہ ہو جاتا ہے اور مال بڑھ جاتا ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعے ضرورت مندوں کے ساتھ ہمدردی بھی ہو جاتی ہے۔

فرمانِ الٰہی ہے ''اور اُن کو اس کے سوا کوئی علم نہیں دیا گیا تھا کہ اللہ کی بندگی کریں اپنے دین کو اس کیلئے خالص کر کے، بالکل یکسو ہو کر، اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں، یہی نہایت صحیح و درست دین ہے۔'' دین اسلام کا چوتھا رکن ماہِ رمضان کے روزے رکھنا ہے۔ فرمان الٰہی ہے: ''رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو انسانوں کیلئے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں، لہٰذا اب سے جو شخص اس مہینے کو پائے، اُس کو لازم ہے کہ اس پورے مہینے کے روزے رکھے۔'' [البقرۃ] دین اسلام کا پانچواں رکن حج بیت اللہ ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے: ''لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے۔'' فرمانِ نبوی ہے: ''گناہوں سے پاک مقبول حج کی جنت کے سوا کوئی جزا نہیں ہو سکتی۔''

رسول اللہ ﷺ نے 10 ھ میں حج کیا اور عرفات کے دن اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ''آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لیے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لیے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے۔'' [المائدہ] اس آیت میں یہ اعلان کر دیا گیا تھا کہ اللہ کا دین مکمل ہو چکا ہے اور اخلاقِ عالیہ اور یہ شریعت اب مکمل ہو گئی ہے۔ دین اسلام کا ایک خوبصورت پہلو یہ ہے کہ اس نے اتحاد و اتفاق قائم کرنے کا حکم دیا ہے اور بھلے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے کا حکم دیا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے: ''جو کام نیکی اور خدا ترسی کے ہیں ان میں سب سے تعاون کرو اور جو گناہ اور زیادتی کے کام ہیں ان میں کسی سے تعاون نہ کرو۔'' [المائدہ] اسی طرح فرمایا: ''سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو، اللہ کے اُس احسان کو یاد رکھو جو اس نے تم پر کیا ہے، تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، اُس نے تمہارے دل جوڑ دیئے اور اس کے فضل و کرم سے تم بھائی بھائی بن گئے۔'' [آل عمران]

دین اسلام کا ایک خوبصورت پہلو یہ بھی ہے کہ اس میں حسنِ اخلاق اپنانے اور بھلے بول بولنے کی نصیحت کی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ کے بارے میں فرمایا: ''اور بیشک تم اخلاق کے بڑے مرتبے پر ہو۔'' نبی کریم ﷺ کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''اے پیغمبر ﷺ یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ تم ان لوگوں

کیلئے بہت نرم مزاج واقع ہوئے ہو۔'' اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو نبی کریم ﷺ کے نقش قدم پر چلنے کا حکم دیا ہے۔ ہمارے دین کا ایک خوبصورت پہلو یہ بھی ہے کہ اس میں سچائی کی تلقین کی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے سچائی، عہد اور امانت کی پاسداری کو ایسی صفات قرار دیا ہے جو مومن کو منافق سے ممتاز کر دیتی ہیں۔

دین اسلام کا ایک خوبصورت پہلو یہ بھی ہے کہ یہ دین سارے انسانوں کیلئے سراسر بھلائی ہے۔ دین اسلام کا ایک خوبصورت پہلو یہ بھی ہے کہ اس میں عدل واحسان کا حکم دیا گیا ہے اس میں ہر حقدار کو اس کا مکمل حق دینے کی تلقین کی گئی ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ عدل واحسان اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے۔'' [الانبیاء] دین اسلام کا ایک خوبصورت پہلو یہ بھی ہے کہ یہ انسانی زندگی کو بہترین انداز میں منظم کرتا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے: ''حقیقت یہ ہے کہ یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھی ہے جو لوگ اسے مان کر بھلے کام کرنے لگیں۔'' [الاسراء]

دین اسلام گھریلو زندگی کو بھی منظم کرتا ہے اور ایسے طریقے تجویز کرتا ہے جس سے دونوں شریک حیات ایک دوسرے سے خوش رہ سکتے ہیں اور جس سے آئندہ نسل کی بھلی تربیت ممکن رہتی ہے تاکہ وہ معاشرے میں فعال کردار ادا کرسکیں۔ فرمانِ الٰہی ہے: ''اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے بیویاں بنائیں تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں اُن لوگوں کیلئے جو غور وفکر کرتے ہیں۔'' [الروم]

دین اسلام نے والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک، اولاد کی اچھی تربیت اور رشتے داروں سے حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے، تاکہ سارا معاشرہ مکمل طور سے مضبوط اور مستحکم ہو جائے۔ دین اسلام میں برائی اور ہلاکت خیز کاموں سے منع کیا گیا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے: ''اے محمد ﷺ! اِن سے کہو کہ میرے رب نے جو چیزیں حرام کی ہیں وہ تو یہ ہیں: بے شرمی کے کام خواہ کھلے ہوں یا چھپے اور گناہ اور حق کے خلاف زیادتی اور یہ کہ اللہ کے ساتھ تم کسی کو شریک کرو جس کیلئے اُس نے کوئی سند نازل نہیں کی اور یہ کہ اللہ کے نام پر کوئی ایسی بات کہو جس کے متعلق تمہیں علم نہ ہو کہ وہ حقیقت میں اسی نے فرمائی ہے۔'' [الاعراف]

دین اسلام کا ایک خوبصورت پہلو یہ بھی ہے کہ یہ انسان کے مالی معاملات کو منظم کر دیتا ہے اور ایسے طریقے تجویز کرتا ہے کہ جن سے لوگوں کی ضرورتیں بھی پوری ہوتی ہیں، تجارت کو بھی فروغ ملتا ہے اور معاشی ترقی بھی ہوتی ہے۔ دین اسلام نے باہمی اعتماد کو تمام مالی معاملات کی اساس بنایا ہے۔ چنانچہ اسلام میں

دھوکہ حرام قرار پایا، باطل طریقوں سے لوگوں کا مال کھانا جرم قرار پایا، سود منع کر دیا گیا اور تجارت میں لین دین کی تمام تر تفصیلات ایمان داری کے ساتھ بیان کرنے کا حکم دیا گیا جو ناجائز ٹھہرا، عدل و انصاف کا حکم نازل ہوا اور ہر ایک کو اس کا حق دینے کی نصیحت کی گئی۔

اے مؤمنو! نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا: ''تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے کیلئے محترم ہیں۔'' پھر فرمایا: ''سنو! میرے بعد گمراہ ہو کر ایک دوسرے کی گردنیں نہ اتارنے لگنا۔'' اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ دین اسلام نے معاشرے میں امن و امان اور سلامتی کے ضامن اخلاق کو فروغ دیا ہے تاکہ زندگی خوشگوار بن سکے، تجارت بڑھ سکے، دلوں کو سکون مل سکے اور لوگ پورے اطمینان کے ساتھ اللہ رب العالمین کی عبادت کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو امن کی نعمت جتلاتے ہوئے فرمایا: ''حقیقت میں تو امن انہی کیلئے ہے اور راہ راست پر وہی ہیں جو ایمان لائے اور جنہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ آلودہ نہیں کیا۔''

اللہ تعالیٰ نے پُر امن زندگی دین اسلام پر عمل کرنے والوں کیلئے بنائی ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے: ''اللہ نے وعدہ فرمایا ہے تم میں سے اُن لوگوں کے ساتھ جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں کہ وہ ان کو اُسی طرح زمین میں خلیفہ بنائے گا جس طرح اُن سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو بنا چکا ہے، اُن کیلئے اُن کے اُس دین کو مضبوط بنیادوں پر قائم کر دے گا جسے اللہ تعالیٰ نے اُن کے حق میں پسند کیا ہے اور اُن کی (موجودہ) حالت خوف کو امن سے بدل دے گا، بس وہ میری بندگی کریں اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔'' [النور] مسلمان جہاں بھی ہو وہ امن کا محافظ ہوتا ہے وہ کسی پر زیادتی نہیں کرتا۔ وہ زیادتی کس طرح کر سکتا جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد سنتا ہے: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جو پاک چیزیں اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں انہیں حرام نہ کر لو اور حد سے تجاوز نہ کرو، اللہ کو زیادتی کرنے والے سخت ناپسند ہیں۔'' [المائدہ] دوسروں کے مال پر کس طرح ہاتھ ڈال سکتا ہے، یا وہ کسی کی جان کس طرح لے سکتا ہے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سنتا ہے: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! آپس میں ایک دوسرے کے مال باطل طریقے سے نہ کھاؤ، لین دین ہونا چاہیے آپس کی رضامندی سے اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو یقین مانو کہ اللہ تمہارے اوپر مہربان ہے۔ جو شخص ظلم و زیادتی کے ساتھ ایسا کرے گا اُس کو ہم ضرور آگ میں جھونکیں گے اور یہ اللہ کیلئے کوئی

کام نہیں ہے۔'' [النساء]

مسلمان کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام سے آگے نہیں بڑھتا اور اپنے تمام تر معاہدوں پر قائم رہتا ہے۔فرمانِ الٰہی ہے: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بندشوں کی پوری پابندی کرو۔'' [المائدہ] اللہ تعالیٰ کے احکام بجالاتے ہوئے مسلمان اپنے حکمرانوں کی بھی اطاعت کرتا ہے۔وہ ملکی قانون پر عمل درآمد بھی یقینی بناتا ہے یقیناً اسی سے لوگوں کو سکون اور چین ملتا ہے۔فرمانِ الٰہی ہے: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول ﷺ کی اور اُن لوگوں کی جو تم میں سے صاحب امر ہوں۔'' [النساء]

ایک مسلمان تو پُر امن لوگوں پر حملوں کی بھرپور مذمت کرتا ہے، چاہے وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم۔ وہ نام نہاد مسلمان دہشت گرد تنظیموں کے کاموں کو بھی بُرا سمجھتا ہے۔ ہر میدان میں امن و سلامتی کو یقینی بنانے والے تمام اقدامات کی اسلامی شریعت تحسین کرتی ہے۔ دین اسلام نے عقائد کی حفاظت کیلئے بھی قانون بنائے ہیں اور انسان کی فکر کی حفاظت کیلئے بھی، سیاست کی حفاظت کیلئے بھی قانون بنائے ہیں اور اخلاق کی حفاظت کیلئے بھی منصوبہ بندی کی ہے۔دین اسلام تو تمام ممالک میں امن و امان کا داعی ہے، بلکہ دین اسلام تو دلوں میں محبت کا بیج بونے والا ہے۔اسلام تو ہر مسلمان کو یہ تلقین کرتا ہے کہ وہ اپنے بھائی کیلئے بھی وہی پسند کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔دین میں حسد کی بڑی مذمت کی گئی ہے۔ایک دوسرے کو بُرا سمجھنے سے منع کیا گیا ہے۔فرمانِ الٰہی ہے: ''اور جو کچھ اللہ نے تم میں سے کسی کو دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ دیا ہے اس کی تمنا نہ کرو جو کچھ مردوں نے کمایا ہے اُس کے مطابق ان کا حصہ ہے اور جو کچھ عورتوں نے کمایا ہے اس کے مطابق اُن کا حصہ، ہاں اللہ سے اس کے فضل کی دعا مانگتے رہو، یقیناً اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔'' [النساء]

جہاں دین اسلام ہر ملک میں امن و امان اور سلامتی کی حفاظت کی تلقین کرتا ہے، وہیں وہ اس بابرکت سرزمین کے امن و امان کی حفاظت کی بھی تاکید کرتا ہے۔فرمانِ الٰہی ہے: ''بیشک سب سے پہلی عبادت گاہ جو انسانوں کیلئے تعمیر ہوئی وہ وہی ہے جو مکہ میں واقع ہے، اس کو خیر و برکت دی گئی تھی اور تمام جہان والوں کیلئے مرکز ہدایت بنایا گیا تھا۔اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں، ابراہیم علیہ السلام کا مقام عبادت ہے، اور اس کا حال یہ ہے کہ جو اس میں داخل ہوا مامون ہو گیا۔'' [آل عمران] اسی طرح فرمایا: ''لہٰذا اُن کو چاہیے کہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں جس نے اُنہیں بھوک سے بچا کر کھانے کو دیا اور خوف سے بچا کر امن عطا کیا۔'' [القریش] اسی طرح فرمایا: ''کیا یہ دیکھتے نہیں ہیں کہ ہم نے ایک پُر امن حرم بنا دیا ہے حالانکہ ان کے

گرد و پیش لوگ اُچک لیے جاتے ہیں؟'' [العنکبوت]

اللہ تعالیٰ نے حرمین میں برائی یا ظلم و زیادتی کا ارادہ رکھنے والے کو بھی دردناک عذاب کی وعید سنائی ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے: ''اس (مسجد حرام) میں جو بھی راستی سے ہٹ کر ظلم کا طریقہ اختیار کرے گا اسے ہم دردناک عذاب کا مزا چکھائیں گے۔'' [الحج] اللہ تعالیٰ نے جس طرح حرمین کو اس اسلامی حکومت کے لیے امن بخشا ہے ہم اس سے دعا گو ہیں کہ وہ مسلمانوں کے قبلہ اول اور نبی کریم ﷺ کی جائے معراج کی آزادی عطا فرمائے۔ ہم اس سے دعا گو ہیں کہ وہ فلسطین میں ہمارے بھائیوں کی حفاظت فرمائے! اللہ تعالیٰ انہیں مکمل امن و امان اور بھلی زندگی کی نعمت عطا فرمائے! اللہ انہیں ان کے حقوق دلائے!

اے مومنو! نبی کریم ﷺ نے اسی بابرکت جگہ خطبہ حج ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا: ''آگاہ رہو! جاہلیت کے تمام رسم و رواج میرے قدموں تلے روند دیئے گئے ہیں۔ جاہلیت میں عصبیت پرستی عام تھی۔ لوگوں کے رتبے الگ الگ سمجھے جاتے تھے۔ حسب و نسب پر فخر عام تھا۔ دین اسلام نے ان سب چیزوں سے منع فرمایا۔ فرمانِ الٰہی ہے: ''پھر جب اپنے حج کے ارکان ادا کر چکو تو جس طرح پہلے اپنے آباؤ اجداد کا ذکر کرتے تھے، اُس طرح اب اللہ کا ذکر کرو، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر کرو۔'' [البقرۃ]

حج کے موقع کو سودے بازی، مخصوص مقاصد کے علمبردار نعروں یا مظاہروں کا وسیلہ بنانا، یا اپنے اپنے فرقے یا جماعت کی طرف دعوت کا موقع جاننا جاہلیت کا طریقہ ہے۔ حج ادا کرنے کا مقصد صرف اور صرف رضائے الٰہی ہونا چاہیے۔ حج میں کسی فرقے کے نعروں، کسی مسلک کی دعوت، یا فرقہ واریت کی کوئی جگہ نہیں۔ انہی فرقوں کی وجہ سے تو امت میں خون ریزی ہوئی ہے۔ انہی تعصّبات کی وجہ سے تو کروڑوں لوگ بے گھر ہوئے ہیں۔ عرفات میں نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''میں نے تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑی ہے کہ جسے اگر تم تھامے رہے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ یہ چیز اللہ کی کتاب اور میری سنت ہے۔''

اے امت اسلامیہ کے لوگو! اللہ کی کتاب کو تھامے رکھو اسی میں تمہاری بھلائی اور کامیابی ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے: ''اے نبی ﷺ ہم نے سب انسانوں کیلئے یہ کتاب برحق تم پر نازل کر دی ہے اب جو سیدھا راستہ اختیار کرے گا اپنے لیے کرے گا۔'' [الزمر] اسی طرح فرمایا: ''ہم اس قرآن کے سلسلہ تنزیل میں وہ کچھ نازل کر رہے ہیں جو ماننے والوں کیلئے تو شفا اور رحمت ہے۔'' [الاسرا]

اسی طرح فرمایا: ''لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس دلیل روشن آ گئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف ایسی روشنی بھیج دی ہے جو تمہیں صاف صاف راستہ دکھانے والی ہے۔'' [النساء] اے امت کے حکمرانو! یہ ہے اللہ کی کتاب! یہ تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ اس کے طریقے پر چلو اور اسی کے مطابق فیصلے کرو! اسے امت میں عام کرو! فرمانِ الٰہی ہے: ''پھر اے محمد ﷺ! ہم نے تمہاری طرف یہ کتاب بھیجی جو حق لے کر آئی ہے اور الکتاب میں سے جو کچھ اس کے آگے موجود ہے اس کی تصدیق کرنے والی اور اس کی محافظ و نگہبان ہے لہٰذا تم اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قانون کے مطابق لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کرو اور جو حق تمہارے پاس آیا ہے اُس سے منہ موڑ کر ان کی خواہشات کی پیروی نہ کرو۔''

اے امت اسلامیہ کے علماء! اللہ کی کتاب ہی ہدایت کا حقیقی ذریعہ ہے۔ اسی میں امت اسلامیہ کے مسائل کے حل تلاش کرو۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''وہ ایسے لوگوں کے علم میں آ جائے جو ان کے درمیان اس بات کی صلاحیت رکھتے ہیں کہ اس سے صحیح نتیجہ اخذ کر سکیں۔'' [النساء] اللہ تعالیٰ نے جن احکام اور اخلاق عالیہ کا حکم دیا ہے انہیں پھیلا کر اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ ہمارے بچوں کو قرآن کریم سیکھنے کی بڑی ضرورت ہے۔ اسی میں کامل ہدایت ہے اور اسی میں مکمل اخلاق کی تلقین کی گئی ہے۔ فرمانِ نبوی ہے: ''تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھتا اور سکھاتا ہے۔''

اے میڈیا کے لوگو! قرآن کریم کی بھلی تعلیمات عام کرنا تمہاری ذمہ داری ہے۔ اے مال دارو! قرآن کریم کی دعوت عام کرنے کیلئے، اسے پڑھنے، پڑھانے، اس پر عمل کرنے اور اس کی طرف دعوت دینے کی ترغیب دلانے کیلئے اللہ کا دیا ہوا مال خرچ کرو اور اسے تقربِ الٰہی کا ذریعہ بناؤ۔ فرمانِ الٰہی ہے۔

''جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں صرف کرتے ہیں، اُن کے خرچ کی مثال ایسی ہے، جیسے ایک دانہ بویا جائے اور اس سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں، اسی طرح اللہ جس کے عمل کو چاہتا ہے افزونی فرماتا ہے وہ فراخ دست بھی ہے اور علیم بھی۔'' [البقرة]

اے حاجیو! نبی کریم ﷺ نے عرفات میں خطبہ ارشاد فرمانے کے بعد سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دینے کا حکم دیا تھا، سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی، پھر اقامت کہی اور نبی کریم ﷺ نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھائیں، پھر اقامت کہی گئی اور نبی کریم ﷺ نے عصر کی دو رکعتیں پڑھائیں۔ پھر آپ ﷺ عرفات

کے میدان میں اونٹنی پر بیٹھے اللہ کا ذکر کرتے رہے اور غروبِ آفتاب تک دعائیں کرتے رہے۔ پھر آپ ﷺ مزدلفہ پہنچے اور صحابہ کو امورِ حج بجالانے، نرمی اختیار کرنے کی نصیحت کرتے رہے۔

آپ ﷺ فرماتے تھے: ''لوگو! سکون اور وقار سے کام لو، کیونکہ کسی بھی کام میں جلدی سے کام لینا نیکی نہیں۔'' جب آپ ﷺ مزدلفہ پہنچے تو وہاں مغرب کی تین اور عشا کی دو رکعتیں ایک ہی ساتھ جمع کر کے پڑھیں۔ پھر مزدلفہ میں رات قیام فرمایا اور صبح اول وقت میں فجر کی نماز بھی وہیں ادا کی۔ پھر روشنی پھیلنے تک اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہے۔ پھر آپ ﷺ منیٰ پہنچے اور طلوع آفتاب کے بعد بڑے جمرے کو سات کنکریاں ماریں، اپنا جانور قربان کیا، بال منڈوائے اور پھر طوافِ افاضہ کیا۔ ایامِ تشریق میں آپ ﷺ نے منیٰ ہی میں قیام فرمایا۔ اللہ کو یاد کرتے رہے۔ آپ ﷺ چھوٹے اور درمیانے جمرے کو کنکریاں مار کے ٹھہر جاتے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے۔ نبی کریم ﷺ نے ضعیفوں اور عذر والوں کو منیٰ میں قیام نہ کرنے کی اجازت دے دی۔ ذوالحجہ کی 13 تاریخ تک منیٰ میں رہنا نبی کریم ﷺ کی سنت ہے اور یہی افضل ہے، تاہم آپ ﷺ نے 12 تاریخ کو کنکریاں مارنے کے بعد یہاں سے جانے کی بھی اجازت دی ہے۔ جب آپ ﷺ نے حج کے مناسک ادا کر لیے اور واپس گھر لوٹنا چاہا تو آپ ﷺ نے طوافِ وداع فرمایا۔

اے بیت اللہ کے حاجیو! تم انتہائی بابرکت مقام میں موجود ہو۔ اس وقت اور جگہ کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: ''کسی دن اللہ تعالیٰ سے اتنی امید نہیں کی جا سکتی کہ وہ اپنے بندے کو جہنم کی آگ سے بچالے گا جتنی امید عرفات کے دن کی جا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قریب آ جاتا ہے اور فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں پر فخر کرتا ہے۔''

اے حاجیو! تم جو اللہ کے دربار میں آئے ہو تو اللہ تعالیٰ کے سامنے بھلے بنو! اللہ کو اپنی بھلائی دکھاؤ! اپنے لیے، اپنے پیاروں کیلئے، ان لوگوں کیلئے جن کے حقوق آپ کے ذمے ہیں اور تمام مسلمانوں کیلئے اللہ سے ڈھیر ساری دعائیں مانگو کہ اللہ امت کے احوال درست کر دے اور ان کے معاملات سنبھال لے۔ ان لوگوں کو اپنی دعاؤں میں نہ بھولو جنہوں نے آپ پر کوئی بھی احسان کیا ہے۔ حدیث میں آتا ہے: ''جب کوئی تمہارے ساتھ بھلائی کرے تو اسے بھلائی کا بدلہ بھی دو۔ اگر ایسا نہ کر سکو تو اس کیلئے دعا کر دو۔''

(بشکریہ: ہفت روزہ ''اہلِ حدیث'' لاہور)